سوال

(03) تجارتی مال کی زکوۃ کی قیمت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

تجارتی مال کی زکوۃ کے لئے اس کی خرید قیمت سے نصاب کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کی موجودہ قیمت سے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مال تجارت کی زکوۃ کے لئے نصاب میں اس کی خرید کی قیمت لحاظ نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی موجودہ قیمت کا لحاظ کیا جائے گا۔ اور جس دن مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر ہو جائے اس دن سے جب اس پر پورا اس سال گذرے تب اس میں زکوۃ واجب الاداہوگی۔ ابن ماجہ مع السندی 1/281 میں مرفوعا مروی ہے :

«لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ» قال البوصيری فی الزوائد : اسنادہ ضعيف لضعف حارثہ بن محمد وهو ابن ابی الرجال وارواہ الترمذی من حديث ابن عمر مرفوعا وموقوفا ولفظہ : من استفاد مالا فلا زكوة عليہ حتى يحول عليہ الحول قال الترمذی الموقوف اصح قال الحزقی فی مختصرہ : ومن كانت لہ سلعة للتجارة ولا يملك غيرها وقيمتها دون مأتی درہم فلا زكوة عليہ حتى يحول عليہ الحول من يوم ساوت مائتی درہم انتہی

وَجُمْلَتُهُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُعْتَبَرُ الْحَوْلُ فِي وُجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ التِّجَارَةِ، وَلَا يَنْعَقِدُ الْحَوْلُ حَتَّى يَبْلُغَ نِصَابًا، فَلَوْ مَلَكَ سِلْعَةً قِيمَتُهَا دُونَ النِّصَابِ، فَمَضَى نِصْفُ الْحَوْلِ وَهِيَ كَذَلِكَ، ثُمَّ زَادَتْ قِيمَةُ النَّمَاءِ بِهَا أَوْ تَغَيَّرَتْ الْأَسْعَارِ فَبَلَغَتْ نِصَابًا، أَوْ بَاعَهَا بِنِصَابٍ، أَوْ مَلَكَ فِي أَثْنَاءِ الْحَوْلِ عَرْضًا آخَرَ، أَوْ أَثْمَانًا تَمَّ بِهَا النِّصَابُ، ابْتَدَأَ الْحَوْلَ مِنْ حِينَئِذٍ فَلَا يَحْتَسِبُ بِمَا مَضَى وَهَذَا قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الْعِرَاقِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَإِسْحَاقَ، وَأَبِي عُبَيْدٍ، وَأَبِي ثَوْرٍ، وَابْنِ الْمُنْذِرِ (لابن ابی قدامہ جلد 3 ص 59)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 37

محدث فتویٰ